40204 ـ عذر كی حالت جنابت سے تیمم كرنا جائز ہے

سوال

كيا تيمم كر كے جنابت ختم كرنى جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اگر پانى استعمال نہ كرنے كا كوئى شرعى عذر مثلا پانى نہ ملے، يا بيمارى وغيرہ كى بنا پر پانى استعمال كرنا مشكل ہو تو پھر تيمم پانى اور غسل كے قائم مقام ہو گا، چنانچہ جنبى شخص اس حالت ميں تيمم كر كے نماز ادا كرلے، اور جب اسے پانى ملے يا عذر زائل ہو جائے تو غسل كرنا ہوگا.

اس كے دلائل قرآن و مجيد ميں موجود ہيں:

1 ـ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اے ايمان والو جب تم نماز كے ليے كھڑے ہو تو اپنے چہرے اور كہنيوں تك ہاتھ دھو لو، اور اپنے سروں كا مسح كرو، اور اپنے پاؤں ٹخنوں تك دھوؤ اور اگر تم جنبى ہو تو غسل كرو، اور اگر تم مريض ہو يا مسافر يا تم ميں سے كوئى قضائے حاجت كر كے آئے يا تم نے بيويوں سے جماع كيا ہو اور تمہيں پانى نہ ملے تو پاكيزہ مٹى سے تيمم كرو، اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھ كا مسح كرو المآئدۃ (6).

چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالى نے ان سب اسباب كى بنا پر ہميں طہارت صغرى اور طہارت كبرى اور تيمم كرنے كا حكم ديا ہے. اھـ

ديكھيں: مجموع الفتاوى ابن تيميۃ (21 / 396).

طہارت صغرى سے مراد وضوء، اور طہارت كبرى سے مراد غسل كرنا ہے.

2 ـ امام بخارى رحمہ اللہ نے دو مقام پر درج ذيل روايت بيان كى ہے:

عمران بن حصين رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ايك شخص كو لوگوں سے

دور علیحدہ بیٹھے ہوئے دیکھا جس نے نماز ادا نہ کی تھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: یا فلاں تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرنے سے کس چیز نے منع کیا ؟

تو اس نے جواب دیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جنبی ہوں اور پانی نہیں ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

آپ کو مٹی استعمال کرنی چاہیے، کیونکہ تمہیں یہ کفائت کرتی ہے "

اور ايك روایت میں ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی مل گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبنی شخص کو پانی کا ایک برتن دے کر فرمایا: جاؤ اپنے اوپر انڈیل لو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (344) اور (348).

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ تیمم سے بھی طہارت ہوتی ہے، اور اگر پانی نہ ملے تو پھر تیمم کرنا واجب ہے، اور جیسے ہی پانی مل جائے تو پانی استعمال کرنا واجب ہوگا اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو اپنے اوپر پانی انڈیلنے کا حکم دیا تھا، حالانکہ اسے دوسری بار جنابت نہیں ہوئی تھی "

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (11 / 239).

3 - امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے روایت کیا ہے کہ ایك شخص عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں جنبی ہوں اور پانی نہیں مل رہا، تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے: تم نماز ادا نہ کرو، تو عمار رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے:

یا امیر المؤمنین کیا آپ کو یاد نہیں کہ میں اور آپ دونوں ہی ایك لشکر میں تھے اور جنبی ہو گئے اور ہمیں پانی نہ ملا تو آپ نے تو نماز ادا نہ کی، لیکن میں نے مٹی میں الٹ پلٹ ہونے کے بعد نماز ادا کر لی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" بلکہ آپ کو صرف اتنا ہی کافی تھا، کہ آپ اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارتے اور پھر ان میں پھونك کر اپنے چہرے پر پھیر لیتے "

تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: عمار اللہ تعالی سے ڈرو! تو عمار رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: اگر آپ چاہتے ہیں تو میں یہ حدیث بیان نہیں کرتا، تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: ہم تجھے اسی پر رکھتے ہیں جس

پر تم ہو.

اور ايك روايت ميں ہے: عمار رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: اے امير المومنين آپ کو اللہ تعالی نے جو مجھ پر حق ديا ہے اگر آپ اس کی بنا پر چاہتے ہيں تو ميں يہ حديث کسی کو بيان نہيں کرتا "

صحيح مسلم حديث نمبر (368).

چنانچہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ يہ واقعہ بھول چکے تھے، اسی ليے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے:

" اے عمار اللہ تعالی سے ڈرو! "

اس کا معنی يہ ہے کہ: عمر رضی اللہ تعالی عنہ عمار رضی اللہ تعالی عنہ کو يہ کہ رہے ہيں کہ: عمار جو کچھ تم بيان کر رہے ہو اور جو ثابت کرنا چاہتے ہو اس ميں اللہ تعالی سے ڈرو، شائد تم بھول رہے ہو يا معاملہ ميں شبہ پيدا ہو گيا ہے.

اور عمار رضی اللہ تعالی عنہ کا يہ قول کہ:

" اگر آپ چاہتے ہيں کہ ميں اس حديث کو بيان نہ کروں "

واللہ اعلم اس کا معنی يہ ہے کہ: اگر آپ ميری اس حديث بيان نہ کرنے ميں کوئی مصلحت سمجھتے ہيں تو ميں حديث بيان نہيں کرتا، کيونکہ معصيت کے علاوہ ہر معاملہ ميں آپ کی اطاعت و فرمانبرداری مجھ پر واجب ہے، اور اس مسئلہ ميں جو سنت طريقہ تھا اس کی تبليغ اور علم ميں لانا يہ تو ہو چکا ہے، اور جب عمار رضی اللہ تعالی عنہ اس کے بعد حديث بيان نہ کريں تو علم چھپانے ميں وہ شامل نہيں ہوتے، کيونکہ انہوں نے ايك بار حديث بياني کر دی ہے.

اور يہ بھی احتمال ہے کہ اگر آپ اس حديث کو لوگوں ميں مشہور نہيں کرنا چاہتے تو ميں ايسا نہيں کرتا بلکہ اس حديث کو نادر ہی بيان کيا کرونگا " اھ.

شرح مسلم للنووی.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہيں:

" چنانچہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: ہم تجھے اسی پر رکھتے ہيں جس پر تم ہو "

" يعنی مجھے اس واقعہ کا ياد نہ رہنے کا مطلب يہ نہيں کہ يہ مسئلہ واقعی حقيقت نہيں، اس ليے مجھے کوئی حق حاصل نہيں کہ ميں آپ کو يہ حديث بيان کرنے سے منع کروں "

دیکھیں: فتح الباری لابن حجر.

4 ـ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ ذات السلاسل میں ایك شدید سرد رات مجھے احتلام ہوگیا اور مجھے یہ خدشہ پیدا ہوا کہ اگر غسل کیا تو ہلاك ہو جاؤنگا، چنانچہ میں نے تیمم کر کے اپنے ساتھیوں کو فجر کی نماز پڑھا دی.

انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" اے عمرو کیا تم نے اپنے ساتھیوں کو جنابت کی حالت میں ہی نماز پڑھا دی ؟ !

چنانچہ میں نے آپ کے سامنے غسل میں مانع سبب رکھا، اور کہنےلگا: میں نے اللہ تعالی کا یہ فرمان سن رکھا تھا:

اور تم اپنے آپ کو قتل مت کرو، یقینا اللہ تعالی تمہارے ساتھ رحم کرنے والا ہے .

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے اور مجھے کچھ بھی نہ کہا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (334) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری (1 / 589) میں اس کی سند کو قوی اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اگر جنبی شخص کو اپنی بیمار یا مرنے کا خدشہ ہو، یا پھر پیاس لگنے کا ڈر ہو تو وہ تیمم کر لے، اور عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ انہیں ایك شدید سرد رات میں احتلام ہو گیا تو انہوں نے تیمم کر لیا اور یہ آیت تلاوت کی:

اور اپنے آپ کو قتل مت کرو، یقینا اللہ تعالی تمہارے ساتھ رحم کرنے والا ہے .

چنانچہ اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جھڑکا نہیں، اور نہ ہی ان پر سختی کی " اھـ.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر کسی شخص کو احتلام، یا حلال یا حرام جماع کرنے کی بنا پر جنابت ہو جائے تو اسے غسل کر کے نماز ادا کرنا ہوگی، لیکن اگر پانی نہ ملنے یا پھر پانی استعمال کرنے کی بنا پر ضرر اور نقصان کا اندیشہ ہو مثلا بیماری بڑھ جائے، یا ہوا بہت زیادہ ٹھنڈی ہو، اور اگر غسل کرے تو اسے بیمار ہونے یا نزلہ و زکام کی شدت ہونے کا خدشہ ہو تو وہ

تیمم کر کے نماز ادا کر لے، چاہے مرد ہو یا عورت اس میں کوئی فرق نہیں، اسے نماز وقت سے تاخیر کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے " اھـ

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن تیمیۃ (21 / 451).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا تیمم کرنا جنبی شخص سے غسل مکمل طور پر ساقط کر دیتا ہے، اور اس تیمم کے ساتھ میں کتنی نمازیں ادا کر سکتا ہوں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" تیمم پانی کے قائم مقام ہے، چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالی نے مسلمانوں کے لیے زمین مسجد اور پاکیزگی کا باعث بنائی ہے، اس لیے جب پانی نہ ملے، یا پھر کسی بیماری وغیرہ کی بنا پر پانی استعمال کرنے سے عاجز ہو تو تیمم پانی کے قائم مقام ہو گا، اور تیمم اس وقت تک کافی ہے جب تک پانی نہیں ملتا چنانچہ جب بھی اسے پانی ملے تو اسے سابقہ غسل جنابت کرنا واجب ہے، اور اسی طرح جب مریض شفایاب ہو جائے، اور اللہ تعالی اسے عافیت سے نوازے تو وہ اس سابقہ جنابت سے غسل کرے گا جس سے اس نے تیمم کیا تھا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اگر کسی مسلمان شخص کو دس برس تک بھی پانی نہ ملے تو پاکیزہ مٹی اس کے لیے طہارت ہے، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چنانچہ جب آپ کو پانی ملے تو اسے اپنی جلد سے لگاؤ "

اسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے، روایت کیا ہے، اور بزار نے بھی روایت کیا ہے، اور ابن قطان نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا اور اسے صحیح قرار دیا ہے.

چنانچہ جب اسے پانی ملے تو وہ اپنی جلد کو تر کرے "

اس کا معنی یہ ہے کہ: جو کچھ ہو چکا ہے اس کے بعد وہ غسل کرے، اور پانی نہ ملنے کی بنا پر، یا پانی استعمال کرنے سے عاجز ہونے یا بیماری کی بنا پر پانی استعمال نہ کر سکنے کی وجہ سے تیمم کر کے ادا کردہ پچھلی تمام نمازیں صحیح ہیں، حتی کہ وہ بیماری ختم ہو جائے اور اسے شفا مل جائے، یا پھر پانی نہ ملنے کی صورت میں جب پانی مل جائے تو اسے غسل کرنا ہوگا چاہے کتنی ہی دیر بعد ملے.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (10 / 201).

والله اعلم .